FORB Learning Platform

اسکرپٹ: مذہب یا عقیدے کی آزادی کے مندرجات ... جبر سے تحفظ

مذہب یا عقیدے کی آزادی کا ایک اہم پہلو جبر سے تحفظ کا حق ہے۔ جبرکا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آپ کو کوئی کام کرنے پر مجبور کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کرے۔

مذہب یا عقیدے کی آزادی کا ایک مرکزی پہلو یہ ہے کہ ہر شخص کو اپنا مذہب یا عقیدہ رکھنے یا بدلنے کا حق ہے۔ اسی بات کو اس طرح بھی کہا جاسکتا ہے کہ مذہب یا عقیدہ اوراس کا اظہار رضاکارانہ ہوتا ہے۔

جبر سے تحفظ کا حق اسی کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ کوئی بھی، خواہ وہ ریاست ہو، مذہبی رہنما ہوں، یا کوئی بھی اور شخص یا گروہ ہو، یہ حق نہیں رکھتا کہ وہ اپنے مذہب یا رسوم کو زبردستی یا جبر کے ساتھ آپ پر لاگو کرے۔ نہ ہی وہ آپ کو کوئی مذہب یا عقیدہ رکھنے، اختیار کرنے یا بدلنے پر مجبور کرسکتا ہے۔

<u>شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ، دفعہ 18، پیراگراف 2</u>

’کسی شخص پر کوئی ایسا دباؤ نہیں ڈالا جائے گا جس سے اپنی پسند کا مذہب یا عقیدہ رکھنے یا اختیار کرنے کی آزادی کو گزند پہنچے۔‘

یہ پہلو نہ صرف ریاست کو لوگوں پر جبر کرنے سے روکتا ہے بلکہ یہ ریاستوں پر یہ فرض بھی عائد کرتا ہے کہ وہ دھمکیوں اور تشدد سے لوگوں کا تحفظ کریں جس کا سامنا انہیں معاشرے میں دوسرے لوگوں یا گروہوں سے ہوسکتا ہے۔ اس کے باوجود ہم دنیا میں دھمکیوں، تشدد اور جرمانوں یا قید کی سزاؤں جیسی جبر کی مثالیں دیکھتے ہیں۔ جبر کی کچھ شکلیں بالواسطہ بھی ہیں، جیسے مذہب کی تبدیلی کے صلے میں نوکری دینا، یا کوئی مذہب چھوڑنے یا اختیار کرنے سے انکار پر صحت یا تعلیم تک لوگوں کی رسائی میں رکاوٹ ڈالنا۔

بعض اوقات ریاست بھی جبر میں شامل ہوتی ہے، کبھی باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے اور کبھی مقامی سطح پر اپنے افسروں کے اقدامات کے ذریعے۔

بہائی کمیونٹی ایران میں سب سے بڑی غیر مسلم مذہبی اقلیت ہے۔ 1979 کے انقلاب کے بعد سے بہائیوں کو منظم طور پر حکومت کی پالیسی کے تحت نشانہ بنایا جاتا ہے، اس لیے کہ وہ اسلام قبول کرنے پر مجبور ہوجائیں۔ انقلاب کے بعد کے دس سالوں میں دو سو(200) سے زیادہ بہائی قتل ہوئے۔ سینکڑوں تشدد کا نشانہ بنے یا انہیں قید کیا گیا اور لاکھوں لوگ اپنی نوکریوں، تعلیم اور دیگر حقوق تک رسائی سے محروم کیے گئے، صرف اور صرف اپنے مذہبی اعتقاد کی وجہ سے۔

دسمبر2017 میں ایران میں 97 بہائی اپنے ضمیر کے قیدی تھے، جن میں 6 قومی سطح کے بہائی قائدین بھی شامل تھے۔

اس مثال سے امتیاز اور جبر میں تعلق کی وضاحت ہوتی ہے۔ ایران میں بہائیوں پر یونیورسٹی میں داخلے اور سول سروس میں ملازمت حاصل کرنے پر پابندی ہے۔ یہ امتیازی قانون جابرانہ ہے۔ اگر کسی طالب علم یا ملازم کے بارے میں یہ معلوم ہوجائے کہ وہ بہائی ہے تو اس کے سامنے دو ہی راستے ہوتے ہیں، یا تو اسلام قبول کرلے یا اپنی پوزیشن سے محروم ہوجائے۔

بعض اوقات تشدد پر آمادہ قوم پرست یا انتہا پسند گروہ لوگوں کو اپنا مذہب یا عقیدہ بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ نام نہاد اسلامک اسٹیٹ یا داعش نے یزیدیوں اور مسیحیوں دونوں کو اپنا مذہب بدلنے پر مجبور کیا ہے اور ایسا نہ کرنے والوں کو قتل کیا ہے۔ بھارت میں ہندو قوم پرستوں کے فرقہ وارانہ فسادات کے حوالے سے ہندو مت میں جبری تبدیلی مذہب کے واقعات کو ریکارڈ کیا گیا ہے۔ میانمار میں ایسی مثالیں ریکارڈ کی گئی ہیں جن میں فوج نے بندوق کی نوک پر

مسیحیوں کو مجبور کیا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ کر بدھ مت اختیار کریں۔ سنٹرل افریقن ریپبلک میں مسلمانوں کو مسیحیت اختیار نہ کرنے پر جان سے مارنے کی دھمکیاں دی گئیں۔

اگرچہ جبر پر پابندی کا اطلاق رسمی طور پر مذہب یا عقیدہ رکھنے، اختیار کرنے یا بدلنے کی لوگوں کی صلاحیت پرہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ اپنے مذہب یا عقیدے پر عمل درآمد کے حوالے سے بھی ریاستی یا سماجی جبر کے تجربے سے گزرتے ہیں۔ ایک مسئلہ جس سے اس جبر کی وضاحت ہوتی ہے، اس کا تعلق عورتوں کے لباس سے ہے۔ کچھ ممالک قانونی طور پر عورتوں کو مذہبی لباس پہننے کا پابند کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسرے ممالک ایسا کرنے پر پابندی لگاتے ہیں۔ خواتین مذہبی لباس پہننے پر اپنی کمیونٹی سے باہر کے لوگوں کی طرف سے ہراسیت کا شکار ہوسکتی ہیں اور نہ پہننے پر خود اپنی کمیونٹی کے لوگوں کی طرف سے۔

بہت سے مختلف لوگ جبر کا شکار ہوسکتے ہیں۔ کئی ملکوں میں جن لوگوں کے مذہبی خیالات اور رسوم ریاستی نظریے سے یا سماجی اقدار سے مختلف ہوتے ہیں، جبر سے متاثر ہوتے ہیں۔ اقلیتیں، ملحدین، مذہب تبدیل کرنے والے یا وہ لوگ جن کا مذہب غیر ملکی تصور کیا جاتا ہے اکثر جبر کا شکار ہوتے ہیں اور خود مذہبی گروہوں کے اندر، وہ لوگ جن کو اپنے مذہب پر تنقید یا توہین کرنے والا سمجھا جاتا ہے یا یہ کہ وہ اپنے مذہب پر درست عمل نہیں کر رہے، وہ بھی ریاست، اپنے خاندان یا کمیونٹی کی طرف سے اپنے اعتقادات اور اعمال بدلنے کے لیے جبر کا شکار ہوسکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ جبر میں دھمکیاں، تشدد، امتیاز یا جرمانے یا قید کی سزائیں شامل ہوسکتی ہیں اور یہ جبر ریاست، لوگوں یا کمیونٹی کے گروہوں کی طرف سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ کہنے کا مطلب کہ کسی کو بھی جبر کا شکار نہیں ہونا چاہیے، یہ ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کا قانون نہ صرف ریاستوں کو لوگوں پر جبر کرنے سے روکتا ہے بلکہ وہ ریاستوں پر یہ فرض بھی عائد کرتا ہے کہ وہ موثر طریقے سے کام کرتے ہوئے لوگوں کا جبر سے تحفظ کریں اور معاشرے میں سے جبر کا خاتمہ کریں۔

آپ جبر سے تحفظ کے حوالے سے مزید معلومات اس ویب سائٹ پر موجود تربیتی مواد میں حاصل کرسکتے ہیں، جن میں انسانی حقوق پر ان دستاویزات کا متن بھی شامل ہے جن کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے۔

Copyright: SMC 2018